REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ

عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

خطبہ نمبر ۱۸

یوم چہارشنبہ ۲۴ ذیقعدہ ۱۳۸۰ھ

روزنامہ الفضل ربوہ

قیمت فی پرچہ ایک آنہ سات پائی (سابقہ) ۱۰ نئے پیسے

جلد ۵۰/۱۵ | ۱۰ ہجرت ۱۳۴۰ ہش ۔ ۱۰ مئی ۱۹۶۱ء | نمبر ۱۰۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۹ مئی بوقت نو بجے صبح

کل بخار خدا کے فضل سے نہیں ہوا۔ لیکن نقرس کی درد کافی رہی۔ رات بے چینی رہی۔ اس وقت بھی نقرس کی درد زیادہ ہے بخار اس وقت نہیں ہے۔

احباب جماعت خصوصیت سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو شفائے کامل و عاجل عطا کرے۔ اور صحت و عافیت کے ساتھ کام والی لمبی زندگی عطا فرمائے آمین

مشرقی پاکستان کے ساحلی علاقوں میں زبردست طوفان

سارے علاقے میں حفاظتی اقدامات۔ پولیس اور شہری دفاع کے عملہ کو تیار رہنے کا حکم

ڈھاکہ ۹ مئی۔ مشرقی پاکستان کے ساحلی اضلاع۔ چٹاگانگ، باقر گنج اور نواکھلی ایک بار پھر زبردست طوفان کے خطرہ سے دوچار ہیں۔ یہ طوفان کل رات کسی وقت ساحلی علاقہ کو لپیٹ میں لینے والا تھا۔ محکمہ موسمیات کی پیشگوئی کے مطابق ۱۰ سے ۲۰ فٹ تک اونچی سمندری لہریں خشکی پر چڑھ آنے کا خدشہ ہے۔ کل شام زبردست طوفان کی آمد کے پیش نظر ساحلی علاقوں کے عوام کی حفاظت اور امدادی اقدامات کے لئے پولیس شہری دفاع اور فائر بریگیڈ کے عملہ کو تیار رہنے کا حکم دے دیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ ان علاقوں کے عوام کو بھی مطلع کر دیا گیا تھا۔ کہ وہ طوفان سے اپنی حفاظت کے لئے موزوں انتظام کرلیں۔ طوفان کی رفتار ساٹھ سے اسی میل فی گھنٹہ کے درمیان ہوگی۔ اور ساحلی علاقہ کو سمندری پانی کے ریلوں سے بھی متاثر ہونے کا خدشہ تھا۔

محکمہ موسمیات کی اطلاع کے مطابق رات دو اور تین بجے کے درمیان ساحلی علاقہ میں طوفان کی آمد متوقع تھی کل یہ اطلاع ملنے کے بعد چٹاگانگ میں سرکاری دفاتر دوپہر کے ۱۱ بجے سے بند کر دیئے گئے۔ اور طوفان کی زد میں آنے والے علاقوں کے عوام کی اطلاع کے لئے تار اور وائرلیس کے ذریعہ ہنگامی پیغامات بھیجے گئے۔

مشرقی پاکستان کے گورنر لیفٹننٹ جنرل محمد اعظم خاں اپنا دورہ مختصر کرنے کے بعد واپس ڈھاکہ پہنچ گئے ہیں۔ جہاں انہوں نے حفاظتی اور امدادی اقدامات کے بارے میں اعلیٰ حکام کی کانفرنس طلب کی۔

کشمیر پر غاصبانہ قبضہ کو مستقل حیثیت دینے کی اجازت نہیں دی جائیگی

مہاجرین کشمیر کی بحالی کے قوانین میں ترمیم کا اعلان جلد کر دیا جائیگا

شکر گڑھ ۹ مئی۔ وزیر امور کشمیر مسٹر اختر حسین نے کہا ہے کہ حکومت پاکستان کسی طاقت کو اس بات کی اجازت نہیں دے گی کہ وہ کشمیر پر اپنے غاصبانہ قبضہ کو مستقل حیثیت دے کر کشمیری عوام کو خود اختیاری کے بنیادی جمہوری حق سے محروم کر دے۔ آپ نے بتایا کہ حکومت کشمیری مہاجرین کو متروکہ املاک مستقل طور پر منتقل کرنے کے بارہ میں قوانین میں ترمیموں کا عنقریب اعلان کر دے گی۔

وزیر امور کشمیر نے شکر گڑھ میں سوال و جواب کے ایک جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے یہ الفاظ کہے اس اجلاس میں یونین کونسلوں کے ممبروں کشمیری مہاجروں کے نمائندوں اور مقامی باشندوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔

تعلیمی سائنسی تحقیقات اور امور کشمیر کے وزیر نے دو گھنٹہ کی سوال و جواب کی میٹنگ میں عوام کو یقین دلایا کہ وہ ان کے مسائل کو حل کرنے کے لئے ذاتی طور پر متعلقہ حکام سے صلاح مشورہ کریں گے۔

کشمیر کے تصفیہ کے لئے پاکستان کی کوششوں کا ذکر کرتے ہوئے وزیر امور کشمیر نے کہا کہ بین الاقوامی صورت حال کے باعث اس مسئلہ کا تصفیہ کرانے میں دشواریاں پیش آتی رہی ہیں۔ لیکن حکومت پاکستان اس مقصد کے لئے عالمی رائے عامہ کو اس مسئلہ کی اہمیت سے روشناس کرنے کی پوری کوشش کرتی ہے۔ آپ نے کہا کہ بعض بڑی بڑی طاقتوں نے مسئلہ کشمیر کے تصفیہ کی کوشش ناکام بنا دی ہیں۔ اور اقوام متحدہ کے فیصلہ کے باوجود بھارت نے اقوام متحدہ کی قرارداد پر عمل نہیں کیا۔ انہوں نے عوام کو یقین دلایا کہ کشمیر کے کسی حصہ پر غاصبانہ قبضہ کو مستقل حیثیت دینے کی اجازت نہیں دی جائیگی۔

ایٹمی خلائی راکٹ جلد تعمیر کیا جائیگا

واشنگٹن ۹ مئی۔ امریکی کانگرس کی خلائی کمیٹی نے قومی خلائی تنظامت (ناسا) پر زور دیا ہے کہ ایٹمی طاقت سے چلنے والا خلائی راکٹ تیار کرنے کی مساعی تیز تر کر دی جائیں۔ کمیٹی کی ایک رپورٹ میں جو کہ کل شائع ہوئی ہے ناسا سے کہا گیا ہے کہ ایٹمی خلائی راکٹ تیار کرنے کی طرف روپے کی پرواہ کئے بغیر زیادہ توجہ دی جائے۔ رپورٹ میں صدر کینیڈی سے استدعا کی گئی ہے کہ وہ اس منصوبہ کو دوسرے سب کاموں پر ترجیح دیں۔

حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کی صحت

مکرم سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب بذریعہ خط اطلاع دیتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے خاص فضل اور حضور اقدس اور بزرگوں کی دعاؤں سے ان کے والد محترم حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کو بخار سے آرام ہے البتہ کمزوری ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

درخواست دعا

بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم محمد بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ جھنگ معہ اہلیہ صاحبہ حج کی غرض سے بذریعہ ہوائی جہاز حجاز روانہ ہو گئے ہیں۔ وہ احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بخیریت منزل مقصود پر پہنچائے۔ مناسک حج ادا کرنے کی توفیق عطا کرے اور حج قبول فرما کر بخیریت واپس لائے آمین

میاں محمد یوسف صاحب مردان وفات پا گئے

— از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربوہ —

بابو شمس الدین خان صاحب امیر جماعت احمدیہ پشاور کی طرف سے بذریعہ تار اطلاع ملی ہے کہ میاں محمد یوسف صاحب آف مردان وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون میاں صاحب مرحوم جو قدیم صحابی تھے ضلع امرتسر کے رہنے والے تھے۔ مگر عرصہ دراز سے مردان میں آباد تھے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ میاں صاحب مرحوم کو جو بہت مخلص بزرگ تھے غریق رحمت کرے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔ اور ان کے متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

مرزا بشیر احمد ربوہ ۷/۵/۶۱

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل ایل۔بی

سعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

قوموں کی زندگی آئندہ نسلوں کی صحیح تربیت پر مبنی ہوتی ہے

ہمارے تمام کام تربیت سے وابستہ ہیں۔ ہماری جماعت کا فرض ہے کہ وہ اسکی طرف خاص توجہ دے

احمدی والدین کو چاہیئے کہ وہ اپنے بچوں کو شروع سے ہی اسلامی رنگ میں ڈھالنے کی کوشش کریں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۱ ستمبر ۱۹۵۱ء بمقام ربوہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا یہ ایک غیر مطبوعہ خطبہ جمعہ ہے جسے صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے +

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا

قومی زندگی

ان کی آئندہ نسلوں پر مبنی ہوتی ہے اگر ان کی آئندہ نسلیں ٹھیک ہوں تو وہ زندہ رہتی ہیں اور اگر ان کی آئندہ نسلیں کمزور ہو جائیں۔ تو وہ مر جاتی ہیں۔ ابتدائی زمانہ میں جو لوگ سوچ سمجھ کر کسی مذہب کو قبول کرتے ہیں۔ ان کے اندر خاص جوش ہوتا ہے۔ ان کی مخالفتیں ہوتی ہیں اور مخالفتیں ان کے جوش کو اور بھی بڑھا دیتی ہیں۔ لیکن جو بچے بعد میں پیدا ہوتے ہیں انہوں نے سوچ سمجھ کر کسی مذہب کو قبول نہیں کیا ہوتا۔ انہیں ایمان ورثہ کے طور پر ملتا ہے۔ بوجہ اس کے کہ ان کے ماں باپ۔ بہن بھائی۔ اور دوسرے رشتہ دار صداقت کے قبول کرنے والے ہوتے ہیں وہ اپنے آپ کو مذہب میں نیا داخل ہونے والا نہیں سمجھتے۔ وہ اپنے آپ کو ورثہ کے طور پر اس مذہب کو قبول کرنے والا سمجھتے ہیں۔ ان کی مخالفتیں کم ہوتی ہیں۔ ان کو بچانے والے ان کے ماں باپ بہن بھائی اور دوسرے رشتہ دار ہوتے ہیں جو صداقت کو پہلے قبول کر چکے ہوتے ہیں۔ مگر جو لوگ براہ راست صداقت کو قبول کرتے ہیں ان کی مخالفتیں ہوتی ہیں۔ انہیں تکلیفیں دی جاتی ہیں۔ ان تکلیفوں کی وجہ سے دو میں سے ایک بات ضرور ہوتی ہے یا تو وہ مخالفتوں سے گھبرا کر بھاگ جاتے ہیں۔ اور اگر وہ اسی صداقت پر قائم رہتے ہیں تو وہ مخالفتوں کی وجہ سے ایسے ہو جاتے ہیں جیسے بھٹی میں سے سونا نکالا جاتا ہے۔ ایسے آدمیوں کا مثیل پیدا کرنا محنت چاہتا ہے۔ جو کام آباء نے خود کیا ہوتا ہے وہ دوسرے لوگوں کو کرنا پڑتا ہے اور صاف بات ہے کہ جس چیز کی رغبت اُسے ہوتی ہے اور جو استاد پڑھاتا ہے ان میں

زمین و آسمان کا فرق

ہوتا ہے۔ جس آسانی سے بچے زبان سیکھتے ہیں اس آسانی سے وہ کوئی دوسری چیز نہیں سیکھ سکتے۔ چنانچہ یونہی وہ ہوش سنبھالتے ہیں۔ دوسروں کو دیکھ کر غوں غاں کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ کیونکہ بچے ان کے چاروں طرف جو لوگ ہوتے ہیں وہ منہ سے بعض خاص الفاظ نکال کر ان کے خاص معنے لیتے ہیں۔ اس لئے بچہ بھی شوق سے وہ الفاظ بولنے لگ جاتا ہے۔ لیکن وہی بچہ جب سکول میں جاتا ہے اور کوئی دوسری زبان سیکھتا ہے تو گو اسے استاد کام بہت دیتے ہیں وہ زچ ہو جاتا ہے اور پڑھائی سے بھاگنے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن اگر کوئی عرب ہے تو اس سے پوچھو کیا اسے عربی سیکھنے میں کوئی مشکل پیش آئی ہے یا انگریز ہے تو کیا انگریزی زبان سیکھنے میں اسے کوئی مشکل پیش آئی اگر وہ پنجابی ہے تو کیا پنجابی سیکھنے میں اسے کوئی مشکل پیش آتی ہے وہ یہی بتائے گا کہ اپنی زبان سیکھنے میں مجھے کوئی مشکل پیش نہیں آئی بلکہ آپ ہی آپ آگئی ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ اسے اپنی زبان سیکھنے کا شوق تھا اسی طرح جو شخص کسی مذہب میں داخل ہوتا ہے اس کی مثال ایک بچہ کی سی ہوتی ہے۔ اور جو اس وجہ سے کسی مذہب میں داخل ہوتا ہے کہ اسکے ماں باپ اسی مذہب کے پابند تھے۔

اس کی مثال ایسی ہوتی ہے

جیسے کوئی سکول میں پڑھتا ہے سکول میں کئی طالب علم فیل ہو جاتے ہیں مگر کیا کبھی کسی نے کوئی ایسا بچہ بھی دیکھا ہے جو اپنی زبان سیکھنے میں فیل ہوا ہو اسکے دماغ میں نقص بھی ہو تب بھی وہ زبان سیکھ جاتا ہے اپنی زبان سیکھنے والے بچے سو فیصدی پاس ہو جاتے ہیں لیکن سکول اور کالج والے خوش ہوتے ہیں کہ ان کے ۳۳ فیصدی طالب علم پاس ہو گئے سکول کا نتیجہ ذرا اچھا رہتا ہے تو وہ خوش ہوتے ہیں کہ ان کے ۶۰ فیصدی طالب علم پاس ہو گئے۔ یا ان کا نتیجہ ۸۰ فیصدی یا ۹۰ فیصدی رہا۔ اور ۹۴-۹۵ فیصدی نتیجہ ہو تو ایک شور مچ جاتا ہے لیکن ایک جاہل ماں کے پانچوں کے پانچوں بچے پاس ہو جاتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک زبان سیکھ جاتا ہے ان میں سے ہر ایک اپنے ماں باپ کا تمدن سیکھ جاتا ہے حالانکہ وہ بھی ایک مدرسہ ہے لیکن یہاں چونکہ ان کا اپنا انٹرسٹ اور دلچسپی تھی اس لئے انہیں کوئی مشکل پیش نہ آئی۔ ایک عرب کو انگریزی یا اردو سیکھنے میں یا ایک انگریز کو اردو یا عربی سیکھنے میں اتنی ہی دقت پیش آتی ہے جتنی دقت ایک پنجابی کو انگریزی یا عربی سیکھنے میں آتی ہے۔ لیکن ہمارا ایک جاہل سے جاہل بچہ اس طرح اپنی زبان سیکھ جاتا ہے کہ اسے پتہ بھی نہیں لگتا۔ اسی طرح ایک عرب عربی سیکھ لیتا ہے اور انگریز انگریزی سیکھ لیتا ہے۔ لیکن جب کوئی انگریز یا عرب پنجابی سیکھنا چاہیں تو انہیں وہ مشکلات پیش آتی ہیں جو ہمیں عربی یا انگریزی سیکھنے میں آتی ہیں اسکی وجہ ایک ہی ہے اور وہ دلچسپی اور عدم دلچسپی ہے۔ وہاں چونکہ

دلچسپی اور شوق

ہوتا ہے کہ ارد گرد کے لوگ ایک خاص قسم کے الفاظ بول رہے ہیں۔ میں بھی یہ الفاظ سیکھ جاؤں۔ اس لئے وہ آسانی سے سیکھ جاتا ہے لیکن سکول میں وہ سمجھتا ہے کہ کوئی دوسرا آدمی اپنی مرضی کے مطابق اسے کچھ سکھانا چاہتا ہے۔ اس لئے وہ اس کا مقابلہ کرتا ہے۔ اگر کوئی ہوشیار طالب علم ہوتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ استاد کی مرضی کے مطابق چلنے میں اس کا اپنا فائدہ ہے تو وہ ہوشیاری سے وہ چیز سیکھ لیتا ہے۔ جو اس کا استاد اسے سکھانا چاہتا ہے۔ لیکن اگر کوئی طالب علم ہوشیار نہیں ہوتا تو وہ استاد کا مقابلہ کرتا ہے اسلئے کہ وہ اسے آرام سے روکتا ہے اپنے عزیزوں کی صحبت میں بیٹھنے سے روکتا ہے اپنے دوستوں میں بیٹھ کر گپیں مارنے سے روکتا ہے وہ بظاہر سکول میں ہوتا ہے لیکن اس کا دماغ کبھی گلی ڈنڈا کھیل رہا ہوتا ہے۔ کبھی کبڈی کھیل رہا ہوتا ہے۔ کبھی وہ ماں کی گود سے چمٹا لگا رہا ہوتا ہے اور کبھی وہ ماں باپ سے کوئی چیز مانگ رہا ہوتا ہے۔ استاد گھنٹہ بھر پڑھا کر بیٹھ جاتا ہے لیکن اس کا دماغ اپنی گلی میں ہوتا ہے۔ بیشک

گونگے زبان نہیں سیکھ سکتے

اور بعض پاگل بھی اسی قسم کے ہوتے ہیں کہ وہ سیکھ نہیں سکتے لیکن عام طور پر پاگل بھی زبان سیکھ جاتے ہیں اپنی ماں کے پاس وہ بھی فیل نہیں ہوتے۔ یہ فرق محض دلچسپی اور عدم دلچسپی کی وجہ سے ہے۔

ہماری جماعت میں اس ملک کے عام باشندوں کی طرح یہ عادت پائی جاتی ہے کہ وہ

بچوں سے ناجائز محبت

کرتے ہیں اور کہتے ہیں ابھی بچہ بڑا ہوگا۔ تو آپ ہی سیکھ جائے گا۔ یہ ان کی غلطی ہے وہ خود مذہب کے اس لئے پابند تھے کہ ان کے اندر اس کے لئے رغبت پیدا ہوگئی تھی۔ لیکن بچہ میں یہ احساس نہیں ہوتا کہ کونسا مذہب سچا ہے۔ اس کے ماں باپ احمدی ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ بھی احمدی ہوتا ہے اس کے اندر یہ جذبہ اتنا مضبوط نہیں ہوتا۔ جتنا ایک خود بیعت کرنے والے کے اندر ہوتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اولاد کی تربیت ناقص ہوتی جاتی ہے۔ احادیث میں آتا ہے کہ حضرت حسنؓ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے انہیں ترکاری پسند آئی۔ تو پلیٹ میں ہاتھ مارا۔ تا اس کے ٹکڑے تلاش کر کے کھائیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا کُل بِیَمِیْنِكَ وَمِمَّا یَلِیْكَ کہ دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور وہاں سے کھاؤ جو تمہارے سامنے ہے۔ یہ

تہذیب کا سبق

ہے جو آپ نے بچہ کو سکھایا کہ کہاں سے کھانا ہے۔ اور کس طرح کھانا ہے۔ لیکن آجکل کی ماؤں کو یہ احساس بھی نہیں ہوتا۔ اور بجائے سمجھانے کے انہیں پیار کرنے لگ جاتی ہیں۔ ایک دفعہ صدقات کی کھجوریں آئیں۔ تو حضرت حسنؓ نے ڈھیر میں سے ایک کھجور لی اور منہ میں ڈال لی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دیکھ لیا۔ اور فرمایا نہیں نہیں یہ کھجوریں صدقہ کی ہیں۔ پھر آپ نے حضرت حسنؓ کے منہ میں انگلی ڈال کر وہ کھجور نکال لی۔ لیکن آجکل کی مائیں ایسے موقعہ پر کہہ دیتی ہیں کہ بچہ بیچارہ کم سمجھ ہے۔ بلکہ اگر وہ رو پڑے تو خود اسے کہیں گی کہ اچھا کھالے کھالے۔

پس بچوں کی تربیت نہایت اہم چیز ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ ربوہ پر جہاں بہت سی ذمہ داریاں ہیں۔ وہاں بچوں کی تربیت کے متعلق بھی اس پر بڑی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ

بچوں کی تربیت

کی طرف بہت کم توجہ کی جاتی ہے۔ قادیان میں بھی یہ نقص تھا۔ اور میں نے اس کو دور کرنے کی کوشش کی تھی۔ لیکن وہاں یہ نقص زیادہ نہیں تھا۔ یہاں تو یہ حالت ہے کہ والدین اپنے بچوں کو خلافت کی اہمیت بھی نہیں بتاتے۔ چنانچہ بعض بچے جب میرے پاس آتے ہیں تو میں نے دیکھا

ہے کہ وہ السلام علیکم کہنے کی بجائے اس قسم کے الفاظ اپنی زبان سے نکال دیتے ہیں۔ کہ باباجی سلام۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ انہیں پتہ ہی نہیں کہ ان کا خلیفہ وقت کے ساتھ کیا رشتہ ہے۔ اور اسے کن الفاظ میں مخاطب کرنا چاہیئے۔ اگر والدین نے انہیں

خلافت کے مقام کی اہمیت

بتائی ہوتی۔ تو وہ آداب اسلامی سے اس قدر بیگانہ نہ ہوتے۔ میں سمجھتا ہوں۔ یہ ماں باپ کا ہی قصور ہے کہ انہیں یہ بتایا ہی نہیں گیا کہ خلیفہ کا رشتہ ماں باپ اور استاد کے رشتہ سے بھی زیادہ اہم ہے۔ اور ان کا فرض ہے کہ آپ سب سے زیادہ عزت کا مقام دیں۔ اسی طرح ابھی ایک بچہ لاہور سے آیا ہے۔ اس کی عمر سات آٹھ سال کی ہے۔ اس سے باتیں کرنے پر معلوم ہوا کہ اسے اتنا بھی والدین نے نہیں سمجھایا کہ اس کا پیدا کرنے والا ایک خدا ہے۔ جب اس سے پوچھا گیا کہ تمہیں کس نے پیدا کیا ہے۔ تو اس نے کہا مجھے پتہ

نہیں گویا

والدین کی غفلت

کی وجہ سے جماعت کی آئندہ نسل تباہ ہوئی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت تمہاری ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔ اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ بے وقوف اور جاہل ماؤں کے قدموں میں بھی جنت ہے۔ بلکہ اس کے یہ معنے ہیں کہ اگر مائیں اپنے بچوں کی صحیح تربیت کریں۔ اور انہیں اسلامی اخلاق سکھائیں تو وہ انہیں جنتی زندگی کا وارث بنا سکتی ہیں۔ لیکن اگر وہ اپنے بچوں پر مناسب بار نہیں ڈالتیں۔ وہ ان کی تربیت نہیں کرتیں۔ تو ان کی اگلی نسل جنت سے دور ہو جائے گی۔ گویا بچوں کو جنت یا دوزخ میں ڈالنا ماں باپ کے اختیار میں ہے۔ پس

ماؤں کا فرض ہے

کہ وہ اپنے بچوں کو خدا تعالےٰ کے احکام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے احکام سے باخبر رکھیں۔ صحابہ کی فضیلت ان پر واضح کریں۔ بزرگوں کا تذکرہ ان کے سامنے کرتی رہیں۔ اور اگر ضرورت سمجھیں۔ تو کہانیوں کے ذریعہ خدا اور رسول کی باتیں ان کے ذہن نشین کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کبھی کبھی ہمیں فرمایا کرتے تھے کہ بیٹھ جاؤ۔ میں تمہیں کہانی سناتا ہوں۔ وہ کہانی کیا ہوتی تھی۔ یہی بزرگوں کے واقعات ہوتے تھے۔ جن کا نام کہانی رکھ لیا جاتا تھا۔ اور ہم دلچسپی سے اسے سنتے تھے۔ بلکہ بعض دفعہ ہم پیچھے پڑ جاتے تھے۔ کہ ابھی کہانی پوری نہیں ہوئی غرض اس طرح بھی دینی باتیں سکھائی جا سکتی ہیں۔ اگر بچوں کو یہ کہا جائے کہ آؤ تمہیں نماز سکھائیں۔ تو وہ اسے سبق سمجھ لیتے ہیں۔ لیکن اگر یوں کہا جائے کہ ایک بزرگ تھے۔ وہ نبیوں کے سردار تھے۔ وہ خدا تعالےٰ کی بڑی عبادت کیا کرتے تھے اور پھر بتایا جائے۔ کہ وہ یوں عبادت کرتے تھے تو اس طرح بچوں کو ساری نماز یاد ہو جائے گی۔ اور پھر وہ اسے کہانی کی کہانی سمجھیں گے اسی طرح تاریخ اسلامی۔ آداب اور اخلاق وغیرہ بچوں کو سکھائے جائیں۔ اسی لئے میں نے کتابوں کا ایک کورس مقرر کیا تھا اور جماعت کے علماء کو توجہ دلائی تھی کہ وہ

بچوں کیلئے تربیتی مسائل

پر مختلف کتب لکھیں۔ اس وقت سات آٹھ پروفیسر جامعۃ المبشرین میں ہیں۔ چار پانچ جامعہ احمدیہ میں ہیں۔ یہ گیارہ آدمی اگر ہر چھ ماہ میں ایک کتاب بھی لکھتے تو اڑھائی سال میں پچپن کتابیں لکھ لیتے۔ ہائی سکول میں ۳۰ کے قریب استاد ہیں۔ کالج میں بیس پروفیسر اور لیکچرار ہیں۔ ساٹھ کے قریب مبلغ ہیں۔ گویا ۱۱۰ یہ ہیں۔ اگر یہ لوگ ایک ایک کتاب فی سال بھی لکھتے تو تین سال میں ۳۳۰ کتابیں لکھ لیتے۔ بچوں کے لئے کتابیں لکھنا کونسی مشکل بات ہے۔ لیکن یہ لوگ یہ تو کوشش کرتے ہیں کہ یونیورسٹی انہیں پرچے دیکھنے کے لئے بھیجدے۔ اور انہیں کچھ پیسے مل جائیں۔ لیکن اس طرف توجہ نہیں کرتے کہ وہ

علمی اور اخلاقی اور تربیتی

کتابیں لکھیں۔ حالانکہ ہم نے بھی ان کے معاوضہ میں ایک معقول رقم مقرر کی ہوئی ہے۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ ہمارے اساتذہ اور علماء کی ذہنیت گری ہوئی ہے۔ تحریک جدید میں بھی یہی ہوا ہے ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ ہماری اگلی نسل

پہلوں سے بڑھ کر چندہ دیتی

کلماتِ طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اپنی اولاد کی تربیت کرنے اور اسے خدا تعالےٰ کا فرمانبردار بنانے کی سعی کرو

"اولاد کی خواہش صرف نیکی کے اصول پر مبنی چاہیئے۔ اس لحاظ سے اور خیال سے نہ ہو کہ وہ ایک گناہ کا خلیفہ باقی رہے۔ خدا تعالےٰ بہتر جانتا ہے کہ مجھے کبھی اولاد کی خواہش نہیں ہوئی تھی۔ حالانکہ خدا تعالےٰ نے پندرہ یا سولہ سال کی عمر کے درمیان ہی اولاد دے دی تھی یہ سلطان احمد اور فضل احمد قریباً اسی عمر میں پیدا ہو گئے تھے اور نہ کبھی مجھے یہ خواہش ہوئی کہ وہ بڑے بڑے دنیادار بنیں اور اعلیٰ عہدوں پر پہونچکر مامور ہوں غرض جو اولاد معصیت اور فسق کی زندگی بسر کرنے والی ہو اس کی نسبت تو سعدی کا یہ فتویٰ ہی صحیح معلوم ہوتا ہے کہ

پیش از پدر مردہ بہ ناخلف

پھر ایک اور بات ہے کہ اولاد کی خواہش تو لوگ بڑی کرتے ہیں۔ اور اولاد ہوتی بھی ہے مگر یہ کبھی نہیں دیکھا گیا کہ وہ اولاد کی تربیت اور انکو عمدہ اور نیک چلن بنانے اور خدا تعالےٰ کے فرمانبردار بنانے کی سعی اور فکر کریں نہ کبھی ان کے لئے دعا کرتے ہیں اور نہ مراتب تربیت کو مدنظر رکھتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد دوم)

لیکن ان کا چندہ دفتر اول کے چندہ سے آدھا بھی نہیں اس کے معنے یہ ہیں کہ ان میں خدمت دین کی رغبت ہی نہیں رہی۔ مجھے یاد ہے جب میں نے شروع میں تحریک کی تو اس وقت جماعت کے لڑکے کالجوں میں بہت تھوڑے تھے لیکن پھر بھی احمدیہ سکول کے طلباء کے وعدے ایک ہزار سے زیادہ رہے تھے۔ اب کالج میں کئی سو طلباء ہیں لیکن ان کے وعدے ایک ہزار روپے کے بھی نہیں۔ اسی طرح سکول کے وعدے بھی بہت زیادہ ہوا کرتے تھے۔

یاد رکھو

تمام کام تربیت سے ہوتے ہیں۔ جب تک ہر مرد اور عورت یہ نہ سمجھ لے کہ جس دن بچہ پیدا ہوا اسی دن سے ہم نے اس کی تربیت کرنی ہے اس وقت تک ہماری آئندہ نسلیں ترقی نہیں کر سکتیں اس حکمت کو مدنظر رکھتے ہوئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ جب بچہ پیدا ہو تو تم اسکے کان میں اذان کہو گویا وہ وقت بھی ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔ اگر تم سمجھتے ہو کہ بچے کے کان میں دوسرے دن بھی اچھی بات پڑنی چاہیئے۔ تیسرے دن بھی اچھی بات پڑنی چاہیئے اور تم اس کے لئے مسلسل کوشش کرتے ہو تو تم کامیاب ہوگئے لیکن اگر تم ایسا نہیں کرتے تو تم اپنی آئندہ نسل کو تباہ کرتے ہو اور درحقیقت ہماری

آئندہ نسل کی تربیت

اس حکمت کو نہ سمجھنے کی وجہ سے کمزور ہو رہی ہے۔ ان میں قومی کام کرنے کی رغبت کم ہے۔ وہ اپنی آمد کے مطابق چندہ نہیں دیتے اور اشاعت اسلام کے لئے زندگیاں وقف کرنے کی طرف انہیں توجہ نہیں حالانکہ ایک ایک مومن دنیا میں بہت بڑا تغیر پیدا کر سکتا ہے۔ حضرت معین الدین صاحب چشتی ہندوستان میں آئے اور ان کی وجہ سے تمام ہندوستان میں اسلام پھیل گیا۔ اگر دوسرے مسلمان بھی خواجہ معین الدین صاحب چشتی والا جوش رکھتے تو شاید تاریخ میں یہ لکھا ہوا ہوتا کہ ہندوستان میں ایک قدیم مذہب ہوا کرتا تھا جسے ہندو کہتے تھے لیکن میں سمجھتا ہوں اگر اب بھی ایسا ہو جائے اور ہماری آئندہ نسلوں میں

حضرت معین الدین صاحب چشتی

والا جوش اور ایمان پیدا ہو جائے تو ہر طرف احمدی ہی احمدی دکھائی دیں گے لیکن اگر تمہاری زندگی مردار پن میں گذر رہی ہے تو یہ صورت کیسے پیدا ہو سکتی ہے۔ جب تک تم میں یہ جذبہ پیدا نہیں ہوتا کہ تم اپنے ماں باپ کی وجہ سے احمدی نہیں ہوتے۔ تم اپنے بہن بھائیوں اور دوسرے رشتہ داروں کی وجہ سے احمدی نہیں ہوتے بلکہ تم اسلئے احمدی ہوتے ہو کہ تم نے خود احمدیت میں خدا تعالیٰ کا

نور دیکھا ہے

تو تم ویسے ہی ہو جیسے پانی کی ایک دھار نکلتی ہے تو وہ آخر تک دھار ہی رہتی ہے۔ حالانکہ جب تک وہ دھار نالہ نہیں بنتی اور نالہ سے دریا نہیں بنتا اور دریا سے سمندر نہیں بنتا۔ اس وقت تک کبھی دنیا میں

صحیح رنگ

میں کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔

درخواست دُعا

چوہدری محمد یوسف صاحب کلرک ٹی۔ آئی ہائی سکول ربوہ کی والدہ محترمہ دل کے عارضہ سے بیمار ہیں دو تین دن سے تکلیف زیادہ ہے۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان اور احباب کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ اور عاجلہ عطا فرمائیں۔

(فقیر احمد ٹیچر ٹی آئی ہائی سکول ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے؟

صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندے

ختم ہونے والے سال یعنی سال ۶۱-۱۹۶۰ء میں جن جماعتوں کی چندہ عام و حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کسی معیار تک پہنچتی رہی ہے ان کی فہرستیں دعا کیلئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کی جاتی رہی ہیں۔ اور اخبار الفضل میں شائع کی گئی ہے۔ ممکن ہے۔ دوسری کسی جماعت یا جماعتوں نے بھی اپنے چندوں کا بجٹ اسی فی صدی سے زیادہ پورا کر لیا ہو۔ لیکن مرکزی حسابات میں کسی غلطی کی وجہ سے یا وقت پر بجٹ میں ترمیم نہ ہو سکنے کی وجہ سے ان کے نام حضور کی خدمت میں پیش نہ کئے جا سکے ہوں۔ لہذا تمام جماعتوں کے عہدہ داروں سے التماس ہے۔ کہ اگر کسی جماعت کا ان چندوں کا بجٹ اسی فی صدی سے زیادہ ادا ہو گیا ہو۔ اور ان کا نام شائع نہ ہوا ہو۔ تو نظارت بیت المال کو اطلاع کر دی جائے تا اس غلطی کا ازالہ کیا جا سکے۔

دو امور خاص طور پر قابل توجہ ہیں۔ اول یہ کہ بعض جماعتیں اپنے بجٹوں میں ترمیم کی اطلاع سال کے آخر پر یعنی ماہ اپریل میں بھجواتی ہیں۔ اس لئے ان پر فوری کارروائی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ آخری مہینہ میں نظارت بیت المال میں بہت زیادہ کام ہوتا ہے پس جماعتوں کو چاہیئے کہ سال کے دوران میں جونہی ان کے احباب میں یا انکی آمد میں کوئی تبدیلی ہو نو ساتھ کے ساتھ ایسی تبدیلیوں کی اطلاع نظارت بیت المال کو بھجوا دی جایا کرے ایسی اطلاعیں ماہ اپریل کے لئے نہ اکٹھا رکھی جائیں۔

دوم یہ کہ اس سال بجٹ پورا ہونے میں جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا وہ بہت پریشان کن تھیں۔ یہ اللہ تعالےٰ کا خاص فضل و کرم ہے کہ اس نے مقامی جماعتوں کو توفیق دی کہ آخر وقت پر غیر معمولی توجہ اور محنت سے کام کر کے انہوں نے بجٹ پورا کر دیا۔ لیکن ہر دفعہ شروع سال کی غفلت اور کوتاہی کا ازالہ آخر سال پر ممکن نہیں ہوا کرتا۔ لہذا التماس ہے کہ آئندہ ابتدائی سال سے ہی چندوں کی وصولی پر توجہ مرکوز رکھی جائے اس طرح چندوں کی وصولی میں زیادہ آسانی رہیگی انجمن کا خرچ بھی سہولت سے چلتا رہے گا۔ اور سال کے آخر میں بعض دفعہ بجٹ پورا نہ ہو سکنے کا جو خدشہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اس سے بھی نجات مل جائیگی

(ناظر بیت المال ربوہ)

خدام الاحمدیہ کے اعلانات

اعتماد: مجالس کی طرف سے کئی رپورٹیں بغرض اشاعت براہ راست الفضل کو بھجوائی جاتی ہیں چونکہ

(۱) خدام الاحمدیہ کی رپورٹوں کی اشاعت کے لئے مرکز کی منظوری ضروری ہے۔ اسلئے وہ شائع نہیں ہو سکتیں۔ جملہ مجالس کی اطلاع کے لئے تحریر ہے۔ کہ قابل اشاعت مواد براہ راست دفتر مرکزیہ کو بھجوایا جائے۔ مرکز کی طرف سے انہیں مناسب رنگ میں شائع کر دیا جائے گا۔ براہ راست الفضل کو نہ بھیجی جایا کریں۔

(۲) قائدین اضلاع کو مجالس متعلقہ کی فہرستیں بھجوا کر انتخاب قائدین مقامی کے بارہ میں مشورہ کر کے لکھا گیا تھا۔ ابھی تک بہت کم قائدین اضلاع نے اس طرف توجہ دی ہے یہ کام نہایت ضروری ہے اس طرف فوری توجہ دینی ضروری ہے۔

(۳) رپورٹ فارم ختم ہو چکے ہیں نئے چھپوائے جا رہے ہیں۔ چھپنے پر اعلان کر دیا جائے گا۔ اس وقت تک جن مجالس کے پاس رپورٹ فارم نہ ہوں۔ وہ سادہ کاغذ پر ہی شعبہ وار اپنے کام کی رپورٹ بھجواتے رہیں۔

مال: جملہ مجالس کو ششماہی مالی جائزہ عنقریب بھجوایا جا رہا ہے زمیندارہ مجالس کے لئے اب موقعہ ہے۔ فصل تیار ہو چکی ہے اپنے جملہ بقایا جات جلد تر وصول کر کے مرکز میں بھجوا دیں تا مرکز کا کام نہ رُکے ــــــ اسی طرح تعمیر ہال کے لئے جو رقوم مجالس کے ذمہ لگائی گئی ہیں ان کی فوری وصولی اور ترسیل کی طرف خاص توجہ دی جائے تعمیر کے کام کے لئے سامان منگوایا جا رہا ہے۔ جس کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ امسال اکتوبر سے پہلے پہلے ہم نے یہ ہال مکمل کرنا ہے۔ اسلئے خاص ہمت اور کوشش درکار ہے

تحریک جدید: تحریک جدید دوم کی وصولی کا کام خدام الاحمدیہ کے سپرد ہے۔ جملہ مجالس امسال بھی کوشش کر کے وعدہ جات اور وصولی کے معیار کو اس حد تک لے آئیں کہ حضور نے جو توقعات ہم سے وابستہ کر رکھی ہیں۔ ہم انہیں پورا کر سکیں۔ ابھی تک وعدے بھی ضرورت کے مطابق کم ہیں۔ مگر وصولی تو بہت ہی کم ہے۔ یہ امر نہایت افسوسناک ہے۔ ہمیں گذشتہ غفلت کی تلافی کرنی چاہیئے۔ دفتر دوم کو ضرورت کے مطابق پورے معیار پر لانا ہمارا فرض ہے۔

(مہتمم خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

قرآن مجید کی عظیم الشان پیشگوئی کا ظہور

(از مکرم سید منیر احمد صاحب باہری سابق مبلغ برما)

(۲)

اس صبح عید کے طلوع کو قریب تر لانے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اس بارہ میں ہنگامی اور قومی سطح پر قربانیاں دیں اور اس مقصد کے حصول کی خاطر ہر ممکن کوشش کر ڈالیں! اس سلسلہ میں سب سے پہلی اور اہم چیز سادہ زندگی ہے جس سے قوم کے جملہ افراد کے طرز زندگی میں ایک ہمہ گیر انقلاب رونما ہو اور ان کی روزمرہ کی بود و باش اور معاشرت و تمدن کا کوئی چھوٹے سے چھوٹا گوشہ بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہے۔ اس سادہ زندگی کی ہر نوک پلک اشارات قرآنی اور سنت ہادی لاثانی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی روشنی میں مطابقت میں سنواری جائے یہاں تک کہ ہماری ہیئت اجتماعی اور اس کی نمائندہ وحدت انتظامی کے بھی سارے خدوخال خالص اسلامی رنگ سے رونق پذیر ہو جائیں۔ حضور اس حقیقت کی طرف رہنمائی فرماتے ہوئے یوں ارشاد فرماتے ہیں:

"میں علماء سے بھی کہتا ہوں کہ وہ اسلامی تمدن کا پوری طرح مطالعہ کریں اور قرآن کریم اور احادیث سے اس کے احکام کو اچھی طرح مستنبط کریں اور پھر دیکھیں کہ اس کا کون سا حصہ ایسا ہے جس پر ہم آج بھی عمل کر سکتے ہیں۔ اور پھر اسے جماعت کے سامنے بار بار پیش کریں اور لوگوں کے دماغوں میں اسے اس طرح ٹھونسنے کی کوشش کریں کہ پھر وہ نکل نہ سکے۔ ..... حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی اصل غرض جو آپ کو الہام میں بتائی گئی ہے یہی ہے یحیی الدین ویقیم الشریعۃ کہ وہ دین کو زندہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق عطا فرمائی تو میں اپنا پورا زور اس بات کے لئے لگاؤں گا کہ ہمارا تمام نظام منہاج نبوت پر آجائے اور مغرب کے اصول کو جلد یا بدیر بالکل ترک کر دیں۔ کیونکہ ہم کو اگر کامیابی ہو گی تو انہیں اصولوں پر چل کر جو اسلام نے مقرر کئے ہیں۔ نہ ان پر چل کر جو مغرب نے تجویز کئے ہیں۔ پس ضرورت ہے کہ اس نہایت ہی اہم امر کی طرف توجہ کریں اور دنیا کے تمدن اور دنیا کی تہذیب کو بدل کر

اسلامی تمدن اور اسلامی تہذیب اس کی جگہ قائم کریں"

چنانچہ اگر ہم پوری کامیابی کے ساتھ یہ اقدام کر گذریں تو اس کے دو نہایت واضح اور دور رس نتائج لازمی طور پر برآمد ہوں گے

اوّل ہم دنیا میں حقیقی مساوات قائم کر سکیں گے۔ جس کے بغیر دنیا میں کوئی امن قائم نہیں ہو سکتا اور جو مادیت کے عالمگیر طوفان کو بے اثر بنانے کا واحد مؤثر ذریعہ ہے۔ مادیت کا دیو اشتراکیت کے بہروپ میں ہو یا مغربی فلسفہ کی شکل میں اس کی فسوں کاری کا سارا دارومدار طبقاتی کشمکش پر ہے جو نتیجہ ہوتی ہے آقا و بندہ اور حاکم و محکوم کے معیار معاشرت میں بعد اور اول الذکر کے ثانی الذکر کے حالات سے ناواقف و بے تعلق اور اس سے دور و محجوب رہنے کا۔ لہٰذا یہ کہنا بے جا نہ ہو گا کہ اس وقت امن عالم کے لئے اشتراکیت سے زیادہ خطرناک طبقاتی کشمکش کا وجود ہے جو اشتراکیت کے لئے ملائے عام کی حیثیت رکھتا ہے پس اگر ہم اسلام کے سادہ تمدن کو قومی و بین الاقوامی سطح پر قائم کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو گویا ہم نے طبقاتی کشمکش کے برانگیختہ کو ختم کر کے اس کے امکان کو مٹا دیا۔ اسی طرح ہم امن عالم کے لئے ایک عظیم خطرہ کو دور کر کے پائیدار امن کی بنیاد رکھ سکتے ہیں جو انسانیت کے لئے ایک درخشندہ مستقبل کا ضامن ہو گا! اور آنے والی نسلیں فخر و تشکر سے ہمیں یاد کریں گی!

دوسرا لازمی نتیجہ اسلامی سادہ زندگی کو اختیار کرنے کا یہ نکلے گا کہ اعلائے کلمۃ الاسلام کی خاطر جن مصارف کثیرہ کی ضرورت ہے انہیں پورا کرنے کے لئے ہم ضرورت کے مطابق روپیہ پس انداز کر سکیں گے جو موجودہ بڑھتی ہوئی ضروریات اور بے طرح کی گراں سامانی کی موجودگی میں اگر ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے اس بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے واضح ارشادات دوستوں کے علم میں ہیں۔ ۱۹۳۹ء سے آج تک جماعت کے لاکھوں مخلصین نے انہیں اپنایا اور ان سے فائدہ اٹھایا۔ آج ہماری اکثریت ان کی افادیت کی مجسم شہادت ہے اور ہم بچشم خود دیکھ رہے ہیں کہ حالات زمانہ نے دوسری دنیا کو بھی بہت حد تک اپنی اصولوں کی پابندی پر مجبور کر دیا ہے

جن پر ہم نے اپنے پیارے آقا کے اشارہ پر بطیب خاطر عمل کیا تھا۔ اس مشاہدہ اور واقعاتی گواہی کے نتیجہ میں جماعت کا قدم اس میدان میں آگے بڑھنا چاہیئے تھا مگر افسوس کہ ایسا نہیں ہوا۔

لہٰذا ضرورت ہے کہ ہم میں سے ہر فرد پورے عزم اور پوری ہمت کے ساتھ اٹھے اور اپنے نفس سے تربیت کی مہم شروع کر کے اس وقت تک دم نہ لے جب تک ساری جماعت بلکہ ساری دنیا کو اس اسلامی تمدن اور اسلامی زندگی کے رنگ میں رنگین نہ کر دے! اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق بخشے (آمین)

تربیت نفوس کے بعد دوسری قربانی جو دراصل پہلی کوشش کی کامیابی کا معیار کہلا سکتی ہے، ایسے نوجوانوں اور معمر بزرگوں کا اپنی زندگیوں کو اپنے آقا کے حضور وقف کے لئے اس طور پر پیش کر دینا ہے کہ ان میں سے ہر ایک بزبان حال و قال یہ کہہ رہا ہو۔

"اے امیر المومنین یہ خدا اور اس کے رسول اور اس کے دین اور اس کے اسلام کے لئے حاضر ہے" اور پھر وہ اپنی ساری عمر اسی کام اور اسی کوشش و سعی میں صرف کر دیں اور استقلال و پامردی کا وہ نمونہ دکھائیں جو زندہ قوموں کا شیوہ اور موت و ناکامی کا منہ موڑ دینے والے جوانمردوں کا طغرۂ امتیاز ہے!

(باقی)

پان۔ حقہ زردہ (تمباکو) افیون وغیرہ کی عادت

تمباکو سیگرٹ وغیرہ کے استعمال کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فتاویٰ شائع ہوتے رہتے ہیں کہ یہ لغو فعل ہے اور مومن کی شان یہ ہے والذین ھم عن اللغو معرضون (پ ۱۸) کہ وہ لغویات سے اعراض کرتے ہیں۔

بعض لوگ پان میں زردہ (تمباکو) استعمال کرتے ہیں اور بعض افیون۔ اس بارہ میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان موجود ہے جو احباب جماعت کے لئے شائع کیا جاتا ہے حضور فرماتے ہیں:۔

. . . .

"اسلام کی خوبیوں سے یہ بات بھی ہے کہ جو چیز ضروری نہ ہو اسے چھوڑ دیا جائے۔ اس طرح پر یہ پان حقہ زردہ (تمباکو) افیون وغیرہ ایسی چیزیں ہیں کہ مومن کو ان سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اگر بفرض محال ان کا اور کوئی نقصان بھی نہ ہو تو بھی اس سے ابتلا آجاتے ہیں اور انسان مشکلات میں پھنس جاتا ہے۔ مثلاً قید ہو جائے تو روٹی تو ملے گی۔ لیکن بھنگ چرس یا اور منشی اشیاء نہیں دی جائیں گی۔ یا اگر قید نہ ہو کسی ایسی جگہ میں ہو جو قید کا قائمقام ہو تو پھر بھی مشکلات پیدا ہو جاتے ہیں"۔

نیز حضور فرماتے ہیں:۔

"عمدہ صحت کو کسی بیہودہ سہارے سے کبھی ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔ شریعت نے خوب فیصلہ کیا ہے کہ ان مضر صحت چیزوں کو مضر ایمان قرار دیا ہے۔ اور ان سب کی سردار شراب ہے"

فرمایا:۔ "یہ سچی بات ہے کہ نشوں اور تقویٰ میں عداوت ہے۔ افیون کا نقصان بھی بہت بڑا ہوتا ہے۔ طبی طور پر یہ شراب سے بھی بڑھ کر ہے۔ اور جس قدر قویٰ لے کر انسان آیا ہے ان کو ضائع کر دیتی ہے"

(البدر ۱۹۰۳ء)

احباب جماعت کو چاہیئے کہ مضر ایمان اشیاء سے اجتناب کریں اور نیک نمونہ قائم کریں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

درخواست دعا

منشی محمد بخش صاحب حصاری کافی عرصہ سے بیمار ہیں اور سول ہسپتال کراچی میں داخل ہیں۔ احباب کرام ان کی صحت کے لئے دردِ دل سے دعا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(نور احمد سپرنٹنڈنٹ دفتر امانت ربوہ)

مرحوم محسنوں کو ایصالِ ثواب کی قابلِ قدر مثالیں

(فہرست نمبر سوم)

ذیل میں ان مخلصین کے اسماءِ گرامی پیش کئے جاتے ہیں۔ جنہوں نے اپنے مرحوم بزرگوں کو ثواب پہنچانے کی غرض سے تعمیرِ مساجد ممالک بیرون میں کم از کم -/۱۵۰ روپیہ تحریک جدید کو ادا فرمادیا ہے۔ دیگر مخیّر احباب بھی اپنے مرحوم محسنوں کو احسان شناسی کے طور پر ان کی طرف سے کم از کم -/۱۵۰ روپیہ چندہ کی تحریک میں حصہ لے کر عنداللہ ماجور ہوں۔ ھل جزاء الاحسان الا الاحسان۔ اللہ تعالیٰ ان تمام مرحومین کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

۱۳۲- مکرم میجر محمد اسمٰعیل صاحب دارالصدر غربی ربوہ - منجانب والدہ مرحومہ حلیمہ بیگم صاحبہ — -/۱۵۰

۱۳۳- امینہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد اکرم صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور منجانب مکرم والد صاحب مرحوم - — -/۱۵۰

۱۳۴ // // // // منجانب محترمہ والدہ صاحبہ مرحومہ - — -/۱۵۰

۱۳۵- مکرم حکیم مختار احمد صاحب شاہدرہ ٹاؤن لاہور - منجانب والد مرحوم حکیم محمد الدین صاحب - — -/۱۵۰

(وکیل المال اوّل تحریک جدید - ربوہ)

عُسر اور یُسر ہر دو حالت میں اللہ تعالیٰ کے گھر کا خیال رکھنے والے مخلصین

ارشاد نبوی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مطابق تعمیر مساجد بھی صدقہ جاریہ کا حکم رکھتا ہے اس سلسلہ میں تازہ فہرست درج ذیل ہے قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۱۷۶- حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی لاہور — ۵۰-۰۰
۱۷۷- مکرم نواب خان صاحب ترالہ ضلع گجرات — ۱۰-۰۰
۱۷۸- مکرم شیخ محمد یوسف صاحب لائل پور شہر (از احباب جماعت) — ۳۲-۱۹
۱۷۹- لجنہ اماء اللہ کراچی شہر — ۱۴-۵۰
۱۸۰- مکرم منور احمد صاحب و فضل کریم صاحب جلال پور جٹاں ضلع گجرات — ۱۰-۰۰
۱۸۱- مکرم شمیم صاحب واہ چھاؤنی — ۳۰-۰۰
۱۸۲- مکرم عطاء اللہ صاحب سوہاوا ڈھلواں ضلع گوجرانوالہ از والدہ صاحبہ مرحومہ — ۸-۰۰
۱۸۳- مکرم محمد نبی صاحب چک ۴۵ گ ب ضلع لائلپور — ۱۵-۰۰
۱۸۴- مکرمہ محترمہ اہلیہ صاحبہ مولوی غلام مصطفےٰ صاحب گوجرانوالہ — ۱۰-۰۰
۱۸۵- مکرم رئیس عبدالقادر صاحب باندھی ضلع نواب شاہ — ۵-۰۰
۱۸۶- مکرم نذیر احمد خان صاحب سیکرٹری مال منٹگمری شہر (از احباب جماعت) — ۱۱۱-۰۰
۱۸۷- مکرم میاں گلزار احمد صاحب چنیوٹ ضلع جھنگ — ۱۰-۰۰
۱۸۸- مکرم غلام قادر صاحب ظفر آباد - ضلع حیدر آباد سندھ — ۱۰-۰۰
۱۸۹- مکرم ڈاکٹر ایم ڈی کریم صاحب بھلوال ضلع سرگودھا — ۱۵-۰۰
۱۹۰- مکرم عبدالغفور صاحب خوشاب — ۱۵-۰۰

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

تجربہ کار آیہ کی ضرورت

ایک معزز مخلص دوست کو کراچی میں ایک اچھی تجربہ کار آیہ کی یکم جون ۱۹۶۱ء سے ضرورت ہوگی۔ خواہشمند خاتون مقامی جماعت کی معرفت اور ان کی تصدیق کے ساتھ اپنی درخواست نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔ رہائش و خوراک کے علاوہ ماہوار معقول تنخواہ دی جائے گی۔
(ناظر امور عامہ)

درخواست دعا

میرے بڑے بھائی سید محمد یوسف صاحب کی ناک کا دوسری مرتبہ اپریشن ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے انہیں سخت تکلیف ہے۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(لطف الرحمٰن ناز کوئٹہ)

ہر قسم کی بھلائیاں

لکن الرسول والذین اٰمنوا معہٗ جٰھدوا باموالھم وانفسھم ط واولئک لھم الخیرات واولئک ھم المفلحون

(سورۃ توبہ)

(ترجمہ) لیکن یہ رسول اور جو اس کے ساتھ ہو کر (خدا پر) ایمان لائے ہیں۔ اور جنہوں نے اپنے مال اور اپنی جانوں کے ذریعہ سے جہاد کیا ہے اُن کے لئے ہر قسم کی بھلائیاں ہیں اور وہی (آخر) کامیاب ہونے والے ہیں۔
(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

الفرقان کا حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ نمبر

الفرقان کا حضرت میر محمد اسحاق رضی اللہ عنہ نمبر ایک خاص نمبر ہوگا۔ انشاء اللہ۔ یہ نمبر عنقریب شائع ہونے والا ہے۔ جملہ اہل قلم حضرات بالخصوص ان بزرگوں اور احباب سے جو حضرت میر صاحبؓ کے شمائل و کمالات سے ذاتی طور پر واقف ہیں پرزور درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے تاثرات جلد تر قلمبند فرما کر ارسال فرما دیں۔ ایسے تمام مقالہ جات زیادہ سے زیادہ پندرہ جون ۱۹۶۱ء تک ایڈیٹر الفرقان ربوہ کے نام پہنچ جانے چاہئیں ۱۵/ جون آخری تاریخ ہے۔ تمام مقالہ جات شکریہ کے ساتھ قبول کئے جائینگے۔
(خاکسار ابوالعطاء جالندھری)

لجنہ اماء اللہ بنگلور کا جلسہ!

مورخہ ۱۶/۴/۶۱ بروز اتوار لجنہ اماء اللہ بنگلور کے زیر اہتمام ایک نہایت کامیاب جلسہ خاکسارہ کے مکان پر ہوا۔ غیر احمدی مستورات کی خاصی تعداد شامل ہوئی لجنہ کی تمام ممبرات حاضر تھیں جلسہ ۵ بجے سے سات بجے تک صدر صاحبہ لجنہ بنگلور کی صدارت میں ہوا جس میں تلاوت قرآن کریم مکرمہ میمونہ بیگم صاحبہ نے کی اور نظم مکرمہ عائشہ بیگم صاحبہ نے پڑھی۔ اسکے بعد خاکسارہ نے بتایا کہ :- مبلغین سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک وفد جنوبی ہند کا دورہ کرتے ہوئے یہاں آیا ہوا ہے اس وفد کے امیر لجنہ کے اجلاس میں تقریر فرمائینگے چنانچہ الحاج مولوی محمد سلیم صاحب مبلغ سلسلہ نے ایک گھنٹہ تک مسلمانوں کی نجات اور اسلام کی تبلیغ اور اس پر عمل پیرا ہونیکے موضوع پر مدلل تقریر فرمائی۔ جس کا حاضرین جلسہ پر بہت اچھا اثر ہوا۔ جلسہ بعد شکریہ اور دعا کے ختم ہوا۔
(اختر بیگم اہلیہ پی ایم بشیر احمد صاحب سیکرٹری لجنہ اماء اللہ بنگلور)

کتب کی ضرورت

دفتر ہذا کو مندرجہ ذیل دو کتب کی ضرورت ہے اگر کوئی دوست فروخت کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں تو مطلع کریں:- (۱) مکتوبات بنام مولوی عبداللہ صاحب سنوری۔ مصنفہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل ہلالپوری (۲) دُرِّثمین فارسی مترجم از حضرت میر محمد اسماعیل صاحبؓ
(وکیل التبشیر)

ضروری اعلان برائے عہدیداران لجنات

ربوہ اور بیرونی لجنات کی عہدیداروں سے گذارش ہے کہ وہ اپنی اپنی لجنہ کے وقف جدید کے چندوں کا اچھی طرح سے جائزہ لیں۔ سال چہارم کے وعدہ جات تمام ممبرات سے لے کر ارسال فرمادیں۔ اور چندہ وصول کرکے بذریعہ منی آرڈر دفتر امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو ارسال کردیں۔ تفصیل چندہ ہمراہ ارسال فرمادیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

نئے سلسلے میں انعام پانے کا بہترین موقع

قومی انعامی بونڈوں کا نیا سلسلہ "کے" جاری کر دیا گیا ہے۔ ہر سلسلے کے انعامی بونڈ خرید کر انعام حاصل کرنے کے امکانات میں اضافہ کیجئے۔ جب آپ انعامی بونڈ خریدتے ہیں تو آپ کی رقم محفوظ رہتی ہے اور آپ کے بونڈ کو صرف ایک قرعہ اندازی میں شریک نہیں کیا جاتا۔ اس بونڈ کو ہر آئندہ قرعہ اندازی میں شریک کیا جاتا ہے تاکہ آپ کو انعام حاصل کرنے کا موقع بار بار حاصل ہوتا رہے

ہر سلسلے پر

- ۲۰،۰۰۰ روپے کا اول انعام
- ۵،۰۰۰ روپے کا ایک انعام
- ۲۵۰۰ روپے کا ایک انعام
- ۱۰۰۰ روپے کے تین انعامات
- ۵۰۰ روپے کے دس انعامات
- ۱۰۰ روپے کے ایک سو بیس انعامات

K
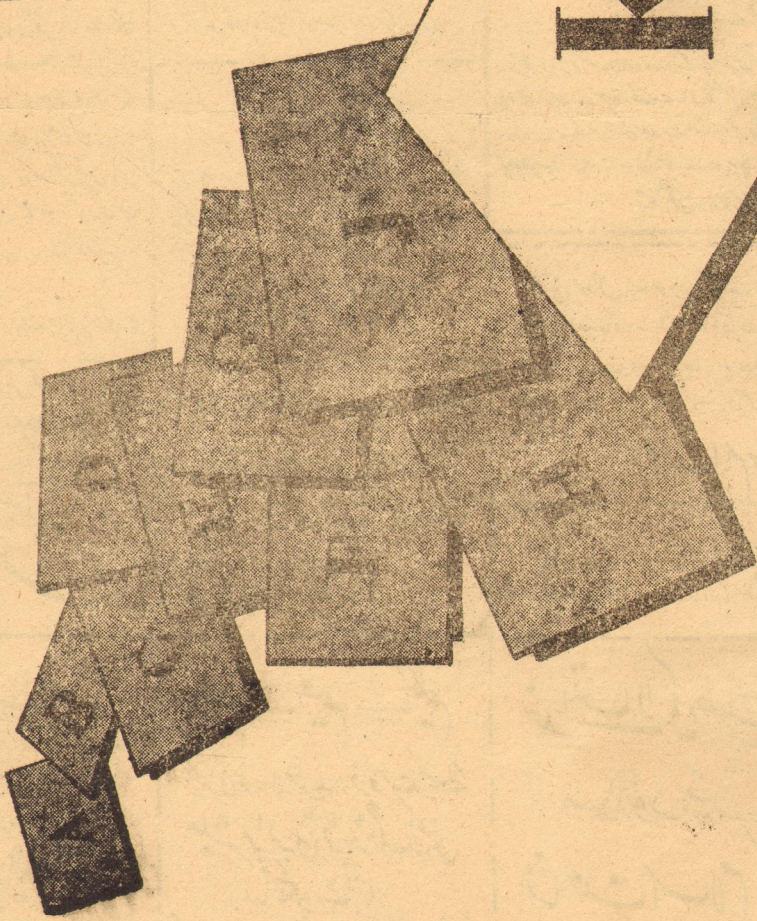
ہر صورت میں آپکی جیت

خریدیئے

قومی انعامی بونڈ

بونڈ بینک دولت پاکستان اور دوسرے مقررکردہ بینکوں سے مل سکتے ہیں

DFP/13

منگلا بند کی تعمیر سے متاثر ہونیوالوں کو چھ ماہ میں آباد کرنے کی ہدایت

ساڑھے اٹھارہ ہزار خاندانوں کیلئے سابق پنجاب اور غلام محمد بیراج میں زمین کی تلاش

لاہور ۹ مئی۔ صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے متعلقہ اعلیٰ صوبائی حکام کو ہدایت کی ہے کہ منگلا کے علاقہ میں جو لوگ ڈیم کی تعمیر کے باعث بے گھر ہو رہے ہیں۔ انہیں چھ ماہ کے اندر مغربی پاکستان کے مناسب میدانی علاقوں میں آباد کیا جائے

صدر نے صوبائی حکام کو یہ ہدایت گزشتہ دنوں راولپنڈی میں کابینہ کے اجلاس کے موقع پر کی جب کہ یہ مسئلہ زیر غور آیا کہ منگلا کے متاثرہ لوگوں کی آبادکاری میں تاخیر ہو رہی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ صدر نے اس موقع پر اس خواہش کا اظہار کیا کہ ان لوگوں کو دو ایک ماہ میں متبادل ذرائع روزگار مہیا ہونے چاہئیں اور اگر اتنے عرصہ میں یہ کام سرانجام دینا ممکن نہیں تو اس سلسلہ میں جو ماہ سے زیادہ تاخیر ہرگز نہیں ہونی چاہئے۔

باخبر ذرائع کی اطلاع کے مطابق صدر کی اس ہدایت کے مطابق صوبائی محکمہ مال نے منگلا کے علاقہ کے متاثرہ مالکان اراضی کے لئے سابق پنجاب کے نہری علاقوں اور غلام محمد بیراج کے علاقہ میں مناسب متبادل زرعی اراضی تلاش کرنے کی مہم تیز کر دی ہے۔ اور کئی معائنہ ٹیمیں اس مقصد کے لئے مختلف علاقوں کا دورہ کر رہی ہیں۔ ان ٹیموں میں منگلا کے متاثرہ علاقہ کے لوگوں کے نمائندے بھی شامل ہیں۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ دریائے جہلم پر منگلا ڈیم کے علاقہ میں ڈیم کی تعمیر کے باعث تقریباً اٹھارہ ہزار پانچ سو خاندان بے گھر ہوں گے۔ ان خاندانوں کے افراد کی کل تعداد قریباً اسی ہزار ہے اور ملکیتی رقبہ ۴۳ ۔ تہتر ہزار ایکڑ ہے۔ واپڈا کے حکام کی تیار کردہ سکیم کے مطابق ان سب لوگوں کو ان کی مقبوضہ اراضی کا بازار کے بھاؤ کے مطابق معاوضہ دیا جائے گا اور اس کے علاوہ انہیں پندرہ فیصد زائد الاؤنس ملے گا۔ (اپ پ)

گمشدہ اشیاء کا مستقل دفتر

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قیادت خدمتِ خلق نے دفتر انصار اللہ مرکزیہ میں گمشدہ اشیاء کا مستقل دفتر قائم کر دیا ہے تا کہ گمشدہ اشیاء کی رپورٹ کرنے اور پہنچانے اور حصول میں سہولت رہے۔ احباب اس سے فائدہ اٹھائیں۔

خاکسار مشتاق احمد باجوہ
قائد خدمت خلق انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

رجسٹرڈ ایل ۵۲۵۴